روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

بدھ 19 فروری 2014ء 18 ربیع الثانی 1435 ہجری 19 تبلیغ 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 41

محبت الٰہی کی تصدیق کرنے والی مہر

حضرت علامہ حسین علی کاشفی الواعظؒ (متوفّٰی 910ھ) تفسیر حسینی میں اور عارف یزدانی حضرت علامہ فتح اللہ کاشانیؒ (متوفّٰی 988ھ) ''منہج الصادقین'' میں بحوالہ ''عین الاجوبہ'' لکھتے ہیں کہ

''ہر نوشتے کی صحت مہر کے سبب سے ہے اور حق تعالیٰ نے پیغمبر کو مہر کہا تا کہ لوگ جان لیں کہ محبت الٰہی کے دعویٰ کی تصحیح آپ کی متابعت ہی سے کر سکتے ہیں اور ہر کتاب کا شرف اور بزرگی مہر کے سبب سے ہے تو سب پیغمبروں کو شرف حضرت کی ذات سے ہے اور ہر مکتبہ کی گواہ اس کی مہر ہوتی ہے تو محکمہ قیامت میں گواہ آپ ہوں گے۔''

(تفسیر قادری اردو ترجمہ تفسیر حسینی جلد 2 صفحہ 265 مطبع نولکشور 1328ھ)

(منہج الصادقین جلد 7 صفحہ 334 ناشر کتاب فروش اسلامیہ تہران طبع سوم 1346 شمسی)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

ہمارے سید و مولیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دس لاکھ کے قریب قول و فعل میں سراسر خدائی کا ہی جلوہ نظر آتا ہے اور ہر بات میں حرکات میں سکنات میں اقوال میں افعال میں روح القدس کے چمکتے ہوئے انوار نظر آتے ہیں۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد5 ص 116)

جس کو خدا تعالیٰ چاہتا ہے حکمت عطا فرماتا ہے اور جس کو حکمت دی گئی اس کو خیر کثیر دی گئی۔ حکمت سے مراد علم عظمت ذات وصفات باری ہے۔ اور خیر کثیر سے مراد اسلام ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ جلشانہ قرآن کریم میں فرماتا ہے (۔) یعنے اے میرے رب تو مجھے اپنی عظمت اور معرفت، شیون اور صفات کا علم کامل بخش۔ اور پھر دوسری جگہ فرمایا۔ وبذلک امرت (۔) ان دونوں آیتوں کے ملانے سے معلوم ہوا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جو اول المسلمین ٹھہرے تو اس کا یہی باعث ہوا کہ اوروں کی نسبت علوم معرفت الٰہی میں اعلم ہیں یعنے علم ان کا معارف الٰہیہ کے بارے میں سب سے بڑھ کر ہے۔ اس لئے ان کا اسلام بھی سب سے اعلیٰ ہے اور وہ اول المسلمین ہیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس زیادت علم کی طرف اس دوسری آیت میں بھی اشارہ ہے جیسا کہ اللہ جلشانہ فرماتا ہے (۔) یعنے خدا تعالیٰ نے تجھ کو وہ علوم عطا کئے جو تو خود بخود نہیں جان سکتا تھا اور فضل الٰہی سے فیضان الٰہی سب سے زیادہ تیرے پر ہوا یعنے تو معارف الٰہیہ اور اسرار اور علوم ربانی میں سب سے بڑھ گیا اور خدا تعالیٰ نے اپنی معرفت کے عطر کے ساتھ سب سے زیادہ تجھے معطر کیا۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد 5 ص 186)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے بیٹے محترم صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب وفات پا گئے

احباب جماعت کو نہایت افسوس کے ساتھ یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود کے پوتے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اور حضرت سارہ بیگم صاحبہ کے فرزند محترم صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب مورخہ 17 فروری 2014ء کو بوقت ساڑھے نو بجے رات طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں بعمر 82 سال انتقال کر گئے۔ آپ کچھ عرصہ سے مختلف بیماریوں کی وجہ سے علیل تھے اور صاحب فراش تھے۔ آپ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ماموں تھے۔ آپ 24 مارچ 1932ء کو پیدا ہوئے۔ حضرت مصلح موعود نے اپنے تمام بیٹوں کی طرح آپ کو بھی بچپن سے وقف کیا ہوا تھا۔ اس لحاظ سے آپ کی تربیت اور تعلیم کے مراحل طے کرائے گئے۔ آپ نے مدرسہ احمدیہ اور جامعۃ المبشرین قادیان میں دینی تعلیم حاصل کی۔ میٹرک پرائیویٹ پاس کیا۔ 1958ء میں بی اے پاس کیا۔ لاہور لاء کالج سے 1962ء میں اس شرط پر ایل ایل بی کیا کہ اس کی پریکٹس نہیں کرنی۔ 1962ء میں آپ خدمات سلسلہ کے لئے بیرون ملک تشریف لے گئے۔ 1962ء تا 1969ء بطور پرنسپل سیکنڈری سکول سیرالیون خدمت کی توفیق ملی۔

آپ علمی شخصیت کے مالک تھے۔ آپ نے 20 سال کی محنت اور تحقیق کے بعد قرآن کریم کے حوالے سے حضرت مسیح موعود کی تحریر و تفسیر کے بحر بیکراں کا احاطہ کرتے ہوئے قیمتی ارشادات اور اردو، فارسی اور عربی اشعار کا چناؤ اور الہامات اکٹھے کرکے ''حضرت مسیح موعود کی تعلیم فہم قرآن''

باقی صفحہ 8 پر

ادار یہ

تمہی ہو جہاں کو سکوں دینے والے

رنگ ونسل اور مذہب وملت سے قطع نظر انسان کی خدمت احمدیت کا طرۂ امتیاز ہے۔ Humanity First ہمارا نعرہ ہے اور جہاں تک ممکن ہو ہم اپنی حدود سے تجاوز کر کے بھی دکھی انسانیت کو آرام پہنچاتے ہیں۔

تھوڑا عرصہ قبل محترم منیر احمد شیخ شہید لاہور کی سوانح وسیرت منظر عام پر آئی ہے۔ جو ان کی ہمشیرہ کفیلہ خانم نے تحریر کی ہے۔ اس میں محترم شیخ صاحب کی دیگر بہت سی خوبیوں کے ساتھ خدمت خلق کا بھاری ذکر موجود ہے۔ آیئے اس شہید کو اس طرح بھی یاد کرتے ہیں لکھتی ہیں:

آپ کی شہادت کے بعد علم ہوا کہ بعض ضرورت مند خاندانوں کی کفالت آپ 15، 20 سال تک کرتے رہے مگر دیگر رشتہ داروں کو کانوں کان خبر نہیں تھی۔ بعض ضرورت مندوں کو خود بھی خبر نہ ہوتی کہ ہماری ضروریات کون پوری کررہا ہے۔ ڈاکٹر اسحاق بقاپوری صاحب نے مجھے بتایا کہ جج صاحب ایک ضرورت مند خاندان کو میرے ہاتھ ماہوار خرچہ بھیجتے اور مجھے کہا ہوا تھا کہ انہیں پتہ نہیں چلنا چاہئے کہ کون ان کی مدد کررہا ہے۔ ڈاکٹر صاحب فرماتے ہیں کہ وہ لوگ مجھے پوچھتے کہ آپ ہمارے محسن کا نام تو ہمیں بتائیں لیکن ڈاکٹر صاحب معذرت کرتے کہ انہوں نے مجھے منع کیا ہوا ہے۔ دراصل وہ رشتہ دار ہی تھے اور منیر انہیں شرمندہ نہیں کرنا چاہتے تھے۔ کئی یتامیٰ اور بیوگان کی امداد کی یہاں تک کہ راشن تک انہیں پہنچاتے تھے۔ غریب اور ضرورت منداحباب کی ضروریات ان کے کہے بغیر آپ بھانپ جاتے اور پوری کرنے کی کوشش کرتے۔

آپ کے ملازم غلام رسول نے بتایا کہ کچھ ماہ پہلے میں جج صاحب کے ساتھ جارہا تھا برکت مارکیٹ کے قریب ایک بے حد غریب شخص اچانک جج صاحب کی گاڑی کے آگے آگیا آپ نے بریک لگائی اور وہ بڑی مشکل سے بچا۔ لوگ اکٹھے ہوگئے اور بتایا کہ یہ اس شخص کا روزمرہ کا معمول ہے کسی نہ کسی گاڑی کے آگے آتا ہے اور بال بال بچتا ہے۔ آخر ایک دن مرے گا۔ منیر شہید نے غلام رسول کو گھر بھیج کر دس ہزار روپے منگوائے اور کہا کہ جو شخص اپنی جان داؤ پر لگاتا ہے نہ جانے کتنا ضرورت مند ہوگا اور اسے دس ہزار روپے دے دیئے کہ اپنا کچھ بندوبست کرلے۔

منیر رشید کے برادر نسبتی راجہ غالب صاحب کی ملازمہ کے تین سالہ بیٹے کا ہونٹ پیدائشی طور پر کٹا ہوا تھا جس سے اسے کھانے پینے میں خاصی دقت ہوتی کسی کو اس طرف خیال نہیں آیا۔ لیکن منیر شہید نے سرجن سے ٹائم لے کر اس بچے کا آپریشن کروایا جو کامیاب رہا۔ اب وہ بچہ ماشاء اللہ ٹھیک طرح سے کھاپی رہا ہے۔

جلیلہ بہن کا ایک سسرالی رشتہ دار خالد قریباً چالیس سال کی عمر میں فالج کے حملہ سے مکمل طور پر مفلوج ہوگیا۔ وہ گوجرانوالہ پوسٹ آفس میں ملازم تھا۔ جلیلہ نے بتایا کہ اس کی پنشن کا کوئی انتظام نہیں ہوا۔ کہتے ہیں کہ کاغذات نہیں ملتے۔ بچے چھوٹے ہیں اور سکولوں میں زیر تعلیم ہیں۔ وہ بیوی بچوں کو لے کر بیوہ ماں کے گھر آگیا ہے۔ جلیلہ نے منیر سے ذکر کیا۔ منیر نے بتایا کہ کاغذات یقیناً غائب تھے۔ شاید احمدیت کی وجہ سے چھپائے گئے یا محکمانہ غفلت تھی۔ بہرحال منیر شہید نے خود جاکر سخت تگ ودو سے گوجرانوالہ آفس سے کاغذات نکلوائے۔ گوجرانوالہ سے کاغذات دائر کرواکر لاہور کیس منگوایا۔ جو منیر شہید کا ہی کمال تھا۔ پھر منیر شہید نے ان کے گھر اطلاع دی کہ آپ ایمبولینس میں مریض کو لے کر فلاں تاریخ کو اس جگہ اس ٹائم پر لاہور پہنچیں۔ میں نے محکمانہ بورڈ تشکیل کروایا ہے جو تفتیش کر کے اس کی پنشن کو Upgrade کرے گا کیونکہ جو پنشن گورنمنٹ دیتی ہے وہ ایک بیمار شخص اور اس کے بیوی بچوں کے لئے قطعاً ناکافی ہے۔ چنانچہ اس کی پنشن بڑھادی گئی۔ بے چارے بے حد دعائیں دیتے ہیں۔

آپ کے ملازم غلام رسول نے بتایا (جس نے آپ کے اخلاق کے زیراثر کچھ سال پہلے بیعت کی تھی) کہ بعض وجوہ کی بنا پر میرے والدین اور بیوی بچوں کا گاؤں میں رہنا مشکل ہوگیا تھا۔ اس نے منیر شہید سے ذکر کیا کہ میں اپنے بیوی بچوں کو لاہور رکھنا چاہتا ہوں۔ میرے چار بیٹے ہیں اگر میرے گھر والے لاہور آجائیں تو مجھے امید ہے کہ میرے بچے پڑھ لکھ سکیں گے اور انشاء اللہ احمدیت پر بھی قائم رہیں گے۔ جبکہ گاؤں میں ایسا ممکن نہیں۔ لیکن مسئلہ یہی ہے کہ رہیں گے کہاں؟ میں کرائے کے مکان کا متحمل نہیں ہوسکتا۔ منیر شہید نے کہا انشاء اللہ کوئی حل نکالتے ہیں۔

ایک نمبردار کی منیر شہید سے معمولی جان پہچان تھی۔ اس کی زرعی زمین لاہور کے مضافات میں تھی۔ وہ علاقہ واپڈا کالونی میں آگیا تو اس نے زمین کنال کنال کر کے بیچنی شروع کی اور کافی رقم کمالی۔ منیر شہید اس کے پاس گئے اور کہا کہ ایک نہایت غریب بال بچوں والا شخص ہے۔ آپ نے اللہ کے فضل سے بہت روپیہ کمالیا ہے۔ اب اس غریب کو جس کا کوئی ٹھکانا نہیں، دس مرلہ زمین یا تو صدقہ کے طور پر دے دیں یا بہت کم قیمت لگائیں وہ قسط وار ادا کردے گا چنانچہ اس نے بہت کم قیمت لگائی۔ منیر رشید کے کہنے پر ہم سب بہن بھائیوں نے حسب توفیق اس کی مدد کی۔ کچھ رقم اس نے کمیٹیاں ڈال کر ادا کی۔ اس وقت اسے تین ہزار تنخواہ ملتی تھی۔ اتنی ہی رقم وہ کمیٹی میں دے دیتا۔ میری بیٹی عائشہ نے پوچھا گزارہ کیسے کرتے ہو؟ کہنے لگا والد صاحب کچھ مزدوری کرلیتے ہیں۔ میری بیٹی نے پوچھا گوشت کتنے دن بعد پکاتے ہو۔ کہنے لگا عید کے عید یا جب بیگم صاحبہ صدقہ کا بکرا دیتی ہیں۔ غرض منیر شہید نے دس مرلہ زمین اس کے نام کروادی۔ اب گھر بنانے کا سوال تھا جس کی بظاہر کوئی صورت نظر نہیں آرہی تھی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے کرم نوازی فرمائی۔ ان دنوں منیر شہید کے سسرال کی کوٹھی بکی۔ جن لوگوں نے خریدی انہوں نے کہا کہ ہم نے اس عمارت کو گرا کر نئی تعمیر کرنی ہے۔ اگر آپ کو کسی چیز کی ضرورت ہو تو لے جاسکتے ہیں۔ منیر شہید نے غلام رسول کو کہا، اس کوٹھی سے اینٹوں سمیت دروازے، کھڑکیاں، الماریاں یہاں تک کہ سینٹری کی چیزیں وغیرہ جو بھی تمہیں اپنے چھوٹے سے گھر کے لئے چاہئے ہوں، لے جاؤ۔ اس نے ایسا ہی کیا۔ ایک مستری لگایا اور اپنے رشتہ داروں کی مدد سے گھر تیار کرلیا۔ ہم اس کی بہن کی شادی پر گئے تو ماشاء اللہ ٹھیک ٹھاک گھر تھا۔

منیر شہید کے ملازموں کی شادیاں ہوتیں تو منیر شہید کی فیملی شرکت کرتی۔ دلہن کو لانے کے لئے منیر شہید کا کوئی بیٹا منیر کی گاڑی ڈرائیو کر کے جاتا۔ نیز ملازموں کی خوشی اور غمی میں شریک ہوتے۔ پچھلے دنوں آپ کے باورچی ولایت کی بیوی کی وفات پر منیر شہید اور آنسہ بھابھی اس کے گاؤں گئے جہاں تک پہنچنے کے لئے کئی میل کچی سڑک تھی۔ ولایت حیران تھا کہ اتنے تکلیف دہ راستے پر سفر کر کے صاحب اور بیگم صاحبہ کیسے پہنچے؟

چندروز پہلے منیر کے ملازم یاسین کے ہاں بچے کی ولادت متوقع تھی۔ آنسہ اس کی بیوی کو لے کر ہسپتال گئی۔ جب تک اس کی بہن وغیرہ گاؤں سے نہیں آئے آنسہ اس کے پاس ہسپتال میں رہی۔ رات کے دو بجے وہ لوگ پہنچے تو آنسہ گھر آئیں۔

گوجرانوالہ میں میرے بہنوئی منظور الٰہی صاحب کا جواں سال بھانجا قضائے الٰہی سے نہر میں ڈوب گیا۔ نعش مل نہیں رہی تھی۔ منیر شہید نے متعلقہ افسروں کو کہہ کر شیخوپورہ نہر کے اوپر جال لگوایا۔ نعش دو تین دن کے بعد اس جال میں پھنس گئی۔ ہم لوگ لاہور سے گوجرانوالہ پہنچے ہوئے تھے۔ منیر شہید ان کے ساتھ خود شیخوپورہ گئے۔ وفات پر زیادہ دن گزر جانے کی وجہ سے نعش کی حالت ایسی نہ تھی کہ کوئی اس کے نزدیک جاسکے۔ ایسے میں منیر شہید نے رضا کارانہ طور پر تمام لواحقین کو وہاں سے ہٹا کر خود اپنے ہاتھوں سے میت کو صاف کر کے کفن پہنایا اور تابوت تک منتقلی ایسے انداز سے کی کہ میت کا تقدس کسی طرح پامال نہ ہوا۔

ہماری خالہ بیڈن روڈ میں رہتی تھیں۔ ہمارا بھی کبھی ادھر جانا ہوتا۔ ایک دفعہ منیر شہید بیڈن روڈ سے گزر رہے تھے تو دیکھا کہ لوگوں کے جمگھٹا کے درمیان ایک نوجوان خون میں لت پت بے ہوش پڑا ہے غالباً کسی ایکسیڈنٹ کا شکار ہوا تھا۔ منیر نے جلدی سے لوگوں کو پیچھے کر کے اسے اٹھا کر اپنی گاڑی میں ڈالا اور ہسپتال بھاگے۔ ایسے کام منیر کے معمول میں شامل تھے۔ پھر جب تک مریض کو ہوش نہ آجاتی اور اس کے لواحقین نہ پہنچ جاتے منیر وہیں رہتے اور ان تمام کاموں کو بھول جاتے جن کو کرنے کے لئے نکلے ہوتے۔

میری بہن جلیلہ کے دیور کی لاہور ہسپتال میں کینسر سے وفات ہوئی۔ میت ان کے گھر گوجرانوالہ لائی گئی۔ منیر شہید لاہور سے پہنچے ہی تھے کہ مرحوم کی بیوہ نے کہا کہ میری بہن کا خاندان سیالکوٹ کے قریب گاؤں میں رہائش پذیر ہے۔ آپ تکلیف کر کے انہیں لے آئیں تاکہ وہ میت کا چہرہ دیکھ سکیں۔ مجھے حیرت ہوئی کہ مریض کئی دنوں سے موت وحیات کی کشمکش میں مبتلا تھا۔ ڈاکٹروں نے دو دن سے بتایا ہوا تھا کہ اپنے رشتہ داروں کو اطلاع دے دیں پھر انہوں نے کیوں اطلاع نہیں دی؟ کوئی ڈرائیور بھی نہیں تھا۔ منیر شہید ہر خدمت کے لئے ہمہ وقت تیار رہتے۔ اسی وقت ایک لڑکے کو ساتھ لیا جسے راستے کا علم تھا اور اپنی گاڑی میں چل پڑے۔ جب کئی گھنٹے گزر گئے تو ہمیں فکر ہوا۔ جنازہ اٹھنے لگا تو منیر شہید ان کی فیملی کو لے کر پہنچ گئے۔ تمام گاڑی مٹی اور کیچڑ سے لت پت تھی۔ منیر نے بتایا کہ زیادہ راستہ کچا تھا۔ میں بمشکل وقت پر پہنچا ہوں۔ غرض منیر شہید میں خدمت کا جذبہ اور لحاظ حد سے زیادہ تھا کسی کو انکار نہ کرتے۔

(سوانح منیر احمد شیخ شہید صفحہ 42 تا 48)

❀ .... ❀ .... ❀ .... ❀ .... ❀ .... ❀ .... ❀

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

مکرم انیس احمد ندیم صاحب صدر و مشنری انچارج

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کے دورہ جاپان کی تاثیرات

جاپانی اخبارات اور میڈیا کے ذریعہ وسیع پیمانہ پر اشاعت حق

اخبار بینی کے اعتبار سے جاپانی قوم دنیا بھر میں سرِ فہرست ہے۔ ایک سروے کے مطابق تقریباً 12 کروڑ کی آبادی کے ملک میں روزانہ سات کروڑ کی تعداد سے زائد اخبارات شائع ہوتے ہیں۔ اور اوسطاً ہر 1.22 گھروں میں باقاعدہ اخبار جاتا ہے اور آبادی کا تقریباً اسی فیصد حصہ کسی نہ کسی طرح روزانہ اخبارات کا مطالعہ کرتا ہے۔

جاپانیوں کی اخبار بینی کے اشتیاق کا اندازہ اس موازنہ سے کیا جاسکتا ہے جو ایک سروے سے ظاہر ہے۔ 2000ء کے ایک سروے کے مطابق دنیا کی ایک ارب سے زائد آبادی والے ملک چین میں اخبار بینوں کی تعداد تقریباً جاپان کے برابر اور ہندوستان میں چھ کروڑ سے کچھ کم ہے۔ جبکہ پاکستان میں ہر چھوٹے بڑے اخبار سمیت روزانہ 55 لاکھ کے قریب اخبارات شائع ہوتے ہیں۔

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی جاپان آمد اور آپ کی طرف سے جاپان میں پہلی بیت الذکر کے قیام کے باقاعدہ اعلان کے بعد پرنٹ میڈیا کی غیر معمولی توجہ کی اور اللہ تعالیٰ کے خاص فضل و احسان سے صرف چند ہفتوں کے قلیل عرصہ میں کروڑ ہا لوگوں تک احمدیت کا پیغام پہنچ گیا۔

حضور انور کی جاپان آمد سے قبل Asahi اخبار میں تذکرہ

Asahi Shinbun جاپان کی مشہور قومی اخبار ہے۔ سرکولیشن کے اعتبار سے دنیا کی دوسری بڑی اخبار ہے۔ اور اس کی سرکولیشن ڈیلی ٹیلیگراف، دی وال سٹریٹ جرنل اور واشنگٹن پوسٹ جیسے مشہور اخبارات سے بھی زیادہ ہے۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی جاپان آمد سے تقریباً دس دن قبل اس اخبار نے حضور انور کی جاپان تشریف آوری اور ناگویا میں خطاب کے حوالہ سے خبر شائع کی۔ دو کالمی اس خبر کے ساتھ حضور اقدس کی تصویر بھی شائع کی گئی۔ اخبار نے لکھا کہ:۔

(دین) کے راہنما کی جاپان آمد اور آپ کے اعزاز میں استقبالیہ تقریب

''جماعت احمدیہ...... جن کا مرکز لندن میں واقع ہے، وہاں سے جماعت کے پانچویں خلیفہ مرزا مسرور احمد صاحب جن کی عمر 63 برس ہے۔ جاپان تشریف لا رہے ہیں۔ آپ کے اعزاز میں ناگویا کے میل پارک ہوٹل میں 9 نومبر کو ایک استقبالیہ تقریب منعقد ہوگی۔ آپ تقریباً چالیس منٹ تک خطاب فرمائیں گے جس کا رواں جاپانی ترجمہ بھی نشر کیا جائے گا۔

''مذہب کے نام پر جنگوں کا دور اب ختم ہو چکا''

''اس بارہ میں آپ (دینی) تعلیم اور اپنی جماعت کی کاموں کی تفصیل بیان کریں گے۔ نیز آپ کا خطاب (دینی) تعلیم کی حقیقی تفہیم پر مشتمل ہوگا۔

ناگویا کے میتو وارڈ میں واقع جماعت کے مرکزی آفس سے انیس احمد ندیم مربی انچارج (عمر 35 برس) کے مطابق جاپان میں ان کی جماعت کے افراد کی تعداد تقریباً پانچ سو کے قریب ہے۔

شمال مشرقی جاپان میں آنے والی تباہی کے فوراً بعد یہ لوگ Miyagi پریفکچر کے Ishinomaki شہر گئے اور متاثرین کی خدمت شروع کی۔ انہوں نے Minato پرائمری سکول میں اپنا کیمپ قائم کیا اور متاثرین کو کھانا فراہم کرتے رہے۔''

(Asahi Newspaper 26th October 2013)

حضور انور کا انٹرویو اور بیت الاحد کے افتتاح کی خبر

حضور انور کے دورہ جاپان مکمل ہونے کے اگلے روز دوبارہ آساہی اخبار میں بیت الاحد کے افتتاح کے بارہ میں حضور انور کا ارشاد اور تصویر کے ساتھ خبر شائع ہوئی۔ اس خبر کی شہ سرخی اور تفصیل یہ ہے:۔

سال نو کے آغاز پر Tsushima شہر میں (دین) کے ایک فرقہ کے نئے مرکز کا قیام

''جماعت احمدیہ...... (جن کا مرکز لندن میں واقع ہے) کے سپریم لیڈر مرزا مسرور احمد صاحب نے 9 نومبر کو ناگویا شہر میں ایک ریسپشن سے خطاب فرمایا۔ اسی طرح آپ نے Asahi Newspaper کو انٹرویو دیتے ہوئے Tsushima شہر کے Hiruma کے علاقہ میں جاپان میں اپنی جماعت کی پہلی (بیت الذکر) پر مشتمل ایک ثقافتی مرکز کے قیام کا اعلان فرمایا۔

ناگویا شہر کے میتو وارڈ میں واقع جماعت احمدیہ جاپان کے مرکز کے مطابق یہ (بیت الذکر) ایک گیم سنٹر کی دو منزلہ عمارت پر مشتمل ہے۔ اور نئے سال کے آغاز کے قریب اس (بیت الذکر) کے افتتاح کا پروگرام ہے۔ آپ نے فرمایا کہ قومیت، مذہب کی تفریق کے بغیر کوئی بھی شخص اس (بیت الذکر) میں تشریف لا سکتا ہے، نیز یہ باہمی تعلقات کو بڑھانے کے مرکز کے طور پر بھی استعمال ہوگی۔''

Asahi Newspaper 13th November 2013

1897ء سے جاری جاپان کے سب سے بڑے مذہبی اخبار Chugai Nippoh کے نمائندہ حضور انور کے اعزاز میں دئے گئے ظہرانہ میں شریک ہوئے، انہوں نے نہایت ہی خوبصورت انداز میں تقریب کی رپورٹنگ کی اور بعض مہمانوں سے گفتگو کرتے ہوئے حضور اقدس کی تصویر کے ساتھ شائع کی۔ انہوں نے لکھا کہ:۔

آزادی اظہار اور دوسروں کی عزت و احترام اور قیام امن کی اپیل

ایک ... تنظیم کے سپریم لیڈر کا بیان انگلستان سے تشریف لانے والے راہنما کے اعزاز میں ناگویا میں استقبالیہ تقریب

جماعت احمدیہ جاپان کے زیر اہتمام 9 نومبر کو ہوٹل میں استقبالیہ تقریب منعقد ہوئی۔ اس تقریب میں جماعت کے پانچویں خلیفہ اور...... کے سب سے بڑے راہنما، جماعت احمدیہ عالمگیر کے سربراہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کے اعزاز میں استقبالیہ تقریب منعقد کی گئی۔ اس تقریب میں سیاست، مذہب، تعلیم، رفاہ عامہ کے شعبوں سے تعلق رکھنے والے 300 کے قریب مہمانوں نے شرکت کی۔

اس جماعت کی بنیاد 1889ء میں ہندوستان میں رکھی گئی اور یہ...... کا ہی ایک فرقہ ہے۔ آجکل جماعت کا مرکز انگلستان میں ہے اور اس کی شاخیں 200 سے زائد ممالک میں قائم ہیں جبکہ افراد جماعت کی تعداد تقریباً بیس کروڑ کے قریب بتائی جاتی ہے۔

جاپان میں اس جماعت کی سرگرمیاں گزشتہ بیس سال سے زائد عرصہ سے جاری ہیں۔ کوبے میں آنے والے زلزلہ اور گزشتہ سال Miyagi پریفکچر کے Ishinomaki شہر میں انسانیت کے لئے خدمات قابل ذکر ہیں۔

اس تقریب کے میزبان جاپان میں پیدا ہونے اور پرورش پانے والے ایک احمدی نوجوان تھے۔ قرآن کریم کی تلاوت سے تقریب کا آغاز ہوا سینیٹر، شہر کے میئر اور مذہبی نمائندگان کی طرف سے Kobe کرسچین تنظیم کے پریسٹ Yoshio Iwamura نے استقبالیہ ایڈریس پیش کیا۔

حضرت احمد نے بڑے واضح اور خوبصورت انداز میں خطاب فرمایا۔ کبھی عربی اور کبھی انگریزی الفاظ بھی آپ کے خطاب کا حصہ تھے۔ جس کا خلاصہ بیان کریں تو یہ خطاب اقوام عالم اور مذہبی دنیا کے لئے امن کے پیغام پر مشتمل تھا۔

سب سے دلچسپ پہلو جو آپ نے ارشاد فرمایا وہ یہ تھا کہ ''(دین) آزادی اظہار اور دوسروں کے احترام کا اعلان کرتا ہے اور مذہبی معاملات میں جبر کے خلاف ہے اور قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق انسانوں کے احترام، عدل و انصاف کے قیام اور معاملات میں صفائی کا حکم دیا گیا ہے''۔ یہ خطاب انٹرنیٹ کے ذریعہ دنیا بھر میں پہنچایا گیا ہے۔

اسی طرح جماعت احمدیہ جاپان کے سربراہ انیس احمد ندیم کے مطابق جماعت کے ٹیلیویژن نیٹ ورک کے ذریعہ بار بار ساری دنیا میں دکھایا جائے گا۔ غرضیکہ یہ (دین) کا پر امن اور خوبصورت چہرہ دکھانے والے تقریب تھی۔

(Chugai Nippo 3 December 2013 Page2)

حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے دورہ کے ایک ہفتہ بعد جاپان کی ایک اور مشہور اخبار Chunichi Shinbun نے بیت الذکر کی تصویر اور انٹرویو کے دوران خاکسار کی تصویر کے ساتھ آدھے صفحے کی تفصیلی خبر شائع کی۔ اس اخبار کی شہ سرخی اور تفصیل اس طرح ہے:۔

Tsushima میں (بیت الذکر) کی تعمیر

جماعت احمدیہ جاپان جس کا مرکز ناگویا کے میتو وارڈ میں واقع ہے۔ اگلے سال مئی تک Tsushima شہر میں اپنی عبادت کی جگہ یعنی

(بیت الذکر) کے افتتاح کا ارادہ رکھتی ہے۔ایک گیم سنٹر خرید کر مذہب وملت کے فرق کے بغیر عوام الناس کے لئے یہ (بیت الذکر) کھلی ہوگی، جہاں غیر ملکی زبانیں، کلچر اور کھانے وغیرہ سکھانے کے پروگرام بھی منعقد ہوں گے۔(رپورٹر)

جماعت احمدیہ جاپان کے مرکز کے مطابق احمدیت کی بنیاد 1889ء میں ہندوستان میں رکھی گئی۔آج کل اس جماعت کا بین الاقوامی مرکز انگلستان میں واقع ہے اور جاپان میں اس جماعت کے ماننے والوں کی تعداد تین سو کے لگ بھگ ہے۔ناگویا اور اس کے اردگرد کے علاقوں میں سو کے قریب افراد رہائش پذیر ہیں۔میتو وارڈ میں ایک گھر لے کر اس کو اب تک بطور (بیت الذکر) استعمال میں لایا جا رہا تھا۔لیکن ممبران کی تعداد بڑھنے کے ساتھ ساتھ دو تین سال سے ایک نئی جگہ کی تلاش جاری تھی۔لوکیشن وغیرہ کے حوالہ سے موجودہ جگہ پسند آنے کے بعد تسوشیما شہر میں 79 نمبر روٹ پر (بیت الذکر) کے لئے یہ عمارت خریدنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

اس عمارت کے اندر پانچ سو کے قریب نمازی نماز ادا کر سکتے ہیں۔اسی طرح یہاں (دینی) علوم کے بارہ میں لائبریری قائم کی جائے گی اور امام کی رہائش بھی اسی (بیت الذکر) میں ہوگی۔

تسوشیما شہر میں (بیت الذکر) کا قیام ایک عمدہ منصوبہ ہے،اسی طرح اس علاقہ میں عیسائیوں کا چرچ اور بعض دیگر مذاہب کی عبادت گاہیں بھی موجود ہیں۔

Tsushima شہر میں تعمیر ہونے والی (بیت الذکر) جماعت احمدیہ تعمیر کر رہی ہے، جماعت احمدیہ جاپان کے صدر انیس احمد ندیم صاحب جن کی عمر 35 برس ہے۔انہوں نے بتایا ہے کہ اس (بیت الذکر) کے دروازے ان کی جماعت کے افراد اور دیگر مذاہب کے لوگوں کے لئے بھی کھلے ہوں گے۔آئیں ان سے کچھ سوال کرتے ہیں۔

جماعت احمدیہ کا تعارف کیا ہے؟

ہماری جماعت ...... کا ایک فرقہ ہے۔اور جماعت احمدیہ (دین) کی حقیقی پُرامن تعلیم کا پرچار کرنے والی اور بین المذاہب تعلقات کو فروغ دینے والی جماعت ہے۔اور ہم (دین) کے بارہ میں منفی تاثر کو زائل کرنے کی حتی المقدور کوششیں کر رہے ہیں۔ہم اپنی جماعت کے ممبران کو بھی جاپان کے قوانین اور اس ملک کے آداب کا احترام کرنے کی تلقین کرتے ہیں۔

آپ اپنے بارہ میں بھی کچھ بتائیں؟

میں پاکستان کا رہنے والا ہوں اور جماعت احمدیہ کے اپنے ادارہ سے تعلیم یافتہ ہوں جہاں میں نے موازنہ مذاہب کی بھی تعلیم حاصل کی ہوئی ہے۔جماعت احمدیہ کے مرکز کی ہدایت پر آٹھ سال پہلے میں جاپان آیا تھا اور گزشتہ چار سال سے جماعت احمدیہ جاپان کا صدر ہوں۔ناگویا جاپان کے وسط میں واقع ہے اس لئے ہماری جماعت کا مرکز اس علاقہ میں قائم ہے۔

Tsushima میں (بیت الذکر) کے قیام کے بعد آپ لوگوں کی سرگرمیاں کیا ہوں گی؟

ہم ہر ہفتہ نماز جمعہ پڑھا کریں گے،اس موقع پر نماز سے قبل خطبہ بھی دیا جاتا ہے اور اس میں کوئی بھی عام آدمی شرکت کر سکتا ہے۔انگریزی اور دیگر زبانیں سکھانے کی بھی ہم کوشش کریں گے۔اسی طرح کھانے وغیرہ کی کلاسیں اور باہم تعلقات کو بڑھانے کے مختلف پروگرامز منعقد ہوا کریں گے۔

17 دسمبر کو ایک دفعہ پھر جاپان کی مشہور قومی اخبار اور سرکولیشن کے اعتبار سے دنیا کی دوسری بڑی اخبار Asahi Shinbun نے حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ خاکسار کی تصویر شائع کرتے ہوئے ایک تفصیلی خبر شائع کی۔چار کالمی اس تفصیل کی شہ سرخیاں اور متن درج ذیل ہے:۔

ہماری تعلیم اور مقاصد کو سپورٹ کریں جاپان میں پہلی (بیت) کا قیام

جماعت احمدیہ جاپان۔انیس

......کا ایک فرقہ جماعت احمدیہ ہے جو...... کی امن کی تعلیم کے حوالہ سے معروف ہے اور جاپان میں اس فرقہ کے 200 کے قریب ممبران ہیں۔شمال مشرقی جاپان میں آنے والے زلزلہ کے وقت اُسی رات انہوں نے ایک ٹیم بنائی جس نے زلزلہ سے تین دن کے بعد ہی متاثرہ علاقہ میں کام شروع کر دیا۔

جماعت احمدیہ جاپان (ناگویا شہر کے میتو وارڈ) کے نمائندہ اور مربی انچارج انیس احمد ندیم سے کئے گئے چند سوالات:۔

☆زلزلہ کے دوران متاثرین کی مدد کے حوالہ سے کچھ بتائیں؟

جس دن زلزلہ آیا اُسی دن افراد جماعت سے مشورہ کیا گیا اور اگلے دن تین گاڑیوں پر سامان کے ساتھ ہم چار افراد ناگویا سے روانہ ہوئے۔1995ء میں کوبے میں آنے والے زلزلہ اور 2004ء میں نی گاتا میں آنے والے زلزلہ کا تجربہ بھی تھا اس لئے ہم نے فوری طور پر کھانے پینے کی ضروری اشیاء کے انتظام کی طرف توجہ کی۔

14 مارچ کو Sendai شہر کے Iwakiri کے علاقہ سے ہم نے متاثرین کو کھانا تقسیم کرکے اپنے کام کا آغاز کیا،جس کے بعد ہم میاگی پریفیکچر کے اِشی نوماکی شہر کی طرف روانہ ہوئے اور وہاں متاثرین کے ایک کیمپ میں جو پرائمری سکول میں واقع تھا،وہاں سے 20 مارچ کو خدمات کا آغاز کیا۔

☆جاپانی فوج کے ساتھ بھی آپ کی کوآرڈینیشن سنا ہے بہت اچھی رہی؟

جی۔جاپانی فوج ہمیں چاول اور سوپ وغیرہ بنا دیتی اور ہم سالن،سلاد اور ناشتہ کے لئے چائے اور انڈہ وغیرہ بنا لیتے تھے۔اسی طرح ہم نے مارچ سے لے کر مئی تک مسلسل دن رات ایک ہزار کے قریب لوگوں کے لئے کھانا تیار کیا۔جاپانی فوج کے بہترین تعاون کی وجہ سے نیز متاثرین کی ضروریات کے لئے کچن کی تیاری اور متاثرین کے لئے روزمرہ اشیاء کے فری بازار وغیرہ کا انعقاد کرکے ہم نے اپنے جاپانی بھائیوں کے کام آنے کی کوشش کی۔

☆اتنے بڑے کام اور خدمت کا خیال کیونکر آیا؟

مشکلات میں گھری ہوئی انسانیت کی خدمت کرنا (دین) کی تعلیم کا حصہ ہے۔(دین) تعلیم کے مطابق اگر انسانیت مشکلات اور مصائب میں گھری ہو اور ان کی طرف توجہ نہ ہو تو ایسے انسان کی تو عبادت بھی قبول نہیں ہوتی۔

خاکسار سمیت ہمارے جماعت کے بہت سارے افراد پاکستانی ہیں،لیکن ہم جاپان میں مقیم ہیں اس لحاظ سے یہ ہمارا وطن ہے۔یہاں ہم امن سے اپنے دین پر عمل پیرا ہیں۔اس لئے ہم سمجھتے ہیں کہ اس ملک کی خدمت اور اس ملک کے عوام سے تعلق رکھنا ہماری ذمہ داریوں میں شامل ہے۔

اسی طرح ہماری ایک رفاہی تنظیم Humanity First کے نام سے خدمت کر رہی ہے۔جو صرف انسانیت کے ناتے خدمت کرتی ہے۔ہم اس خدمت کے دوران اپنے مذہب کا پرچار نہیں کرتے۔بلکہ ہم تو کوشش کرکے نمازیں بھی ایسی جگہ پڑھتے تھے کہ لوگوں کو نظر نہ آئیں۔کیوں کہ ہم خدمت خلق کا مقصد لے کر اس علاقہ میں گئے تھے۔خدمت خلق کرتے ہوئے دعوت الی اللہ کرنا ہمارا مقصد نہ تھا۔یہی وجہ ہے کہ ابھی تک متاثرین سے ہمارے بہت اچھے مراسم قائم ہیں۔

☆امسال نومبر میں جماعت احمدیہ کے امام نے ناگویا میں اپنے خطاب میں بھی دنیا بھر میں قیام امن کے مقصد کو دہرایا ہے؟

جی بالکل ایسے ہی ہے۔گوکہ جماعت احمدیہ ایک چھوٹی سی جماعت ہے لیکن بانی سلسلہ احمدیہ کی یہی تعلیم ہے کہ جنگ وجدل کے جہاد کا دور اب ختم ہو چکا،اب اس بات کی ضرورت ہے کہ مسلمان ہوں یا عیسائی یا بدھسٹ سب ایک دوسرے کے مذہب کا احترام اور تبادلہ خیال کرتے ہوئے آگے بڑھیں اور امن کی طرف پیش قدمی کریں۔

نئی (بیت) باہم تعلقات کو بڑھانے کا سنٹر ہوگی

☆Tsushima شہر میں جاپان میں جماعت احمدیہ کی پہلی (بیت الذکر) بن رہی ہے؟

اگلے سال مئی تک اس (بیت الذکر) کو کھولنے کا پروگرام ہے۔یہ ایک دو منزلہ عمارت ہے۔گو کہ یہ جماعت احمدیہ ...... کے افراد کیلئے عبادت کی جگہ ہے،لیکن ہر مذہب وملت کے افراد یہاں آ سکتے ہیں اور یہ جگہ (دینی) سنٹر کے طور پر باہم تعلقات کو بڑھانے کے لئے استعمال ہوگی۔میری رہائش بھی وہاں منتقل ہو جائے گی اور جاپان میں آنے کے بعد نویں سال سے کام کا آغاز بھی وہیں سے ہوگا۔

اس انٹرویو کے بارہ میں رپورٹر نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے تحریر فرمایا:۔

متاثرین کی خدمت کے بارہ میں بننے والی ایک فلم دیکھی اور واقعی کھانے کی اشیاء کی شدید ضرورت کا وقت تھا،انیس صاحب اور ان لوگوں نے متاثرین کی خدمت،کھانے پینے کی اشیاء کی فراہمی وغیرہ کیلئے غیر معمولی کام کیا ہے۔پاکستان میں تو ان کے لئے عبادت کرنے پر بھی پابندیاں عائد ہیں اور لوگ سخت مشکلات کا شکار ہیں۔لیکن ان کی طرف سے کی جانے والی خدمات اور جو تعلق بنا ہے وہ یقیناً قابل قدر ہے۔

(Asahi Shinbun 17th December 2013)

یہ جھوٹوں کی شکل نہیں

حضرت منشی عبدالعزیز صاحب اوجلوی بیان کرتے ہیں کہ میں 1890ء کے قریب موضع جگت پور کولیاں تحصیل گورداسپور میں پٹواری تھا 1891ء میں کوشش کرکے میں نے اپنی تبدیلی موضع سیکھواں تحصیل گورداسپور میں کروالی اس وقت میں احمدی نہیں تھا لیکن حضرت صاحب کا ذکر سنا ہوا تھا مخالفت تو نہیں تھی لیکن زیادہ تر یہ خیال روک ہوتا تھا کہ علماء سب حضرت صاحب کے مخالف ہیں۔سیکھواں جا کر میری واقفیت میاں جمال الدین وامام الدین وخیرالدین صاحبان سے ہوئی انہوں نے مجھے حضرت صاحب کی کتاب ازالہ اوہام پڑھنے کے لئے دی میں نے دعا کرنے کے بعد کتاب پڑھنی شروع کی اس کے پڑھتے پڑھتے میرے دل میں حضرت صاحب کی صداقت میخ کی طرح گڑ گئی اور سب شکوک رفع ہو گئے اس کے چند روز بعد میں میاں خیرالدین کے ساتھ قادیان گیا تو گول کمرہ کے قریب پہلی دفعہ حضرت صاحب کی زیارت کی حضرت صاحب کو دیکھ کر میں نے میاں خیر دین صاحب کو کہا کہ یہ شکل جھوٹوں والی نہیں ہے۔چنانچہ میں نے بیعت کر لی۔

(سیرت المہدی جلد اول حصہ سوم صفحہ 617)

16

سارے جہاں میں دھوم ہماری زباں کی ہے

اردو مزاح نگاری اور اس کے تبسم آفریں انتخاب

قسط اول

مکرم طاہر احمد خان صاحب

صحت مندی اور قبول صورتی کیلئے مسکراہٹ کو تیر بہدف نسخہ قرار دیا جاتا ہے۔ یہ کم خرچ اور بالا نشین والا فارمولا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ مسکرانے میں صرف 15 مسلز کام کرتے ہیں۔ جبکہ تیوری چڑھانے کے کام میں 65 مسلز لگتے ہیں۔ مسکراہٹ پریشانیوں کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ مختصراً یہ کہ مسکراہٹ زندگی کی گاڑی میں لگا ہوا وہ سپرنگ ہے جو غم کے دھکوں کی شدت کو کم کر دیتا ہے۔ بچے اور جوان اس لئے بھی صحت مند نظر آتے ہیں کہ وہ بوڑھوں کی نسبت زیادہ ہنستے مسکراتے ہیں۔ گویا مزاح ایک قسم کی فزیوتھراپی ہے۔ لیکن دلنشین مسکراہٹ اور شیطانی قہقہہ میں دن اور رات کا فرق ہے۔ صحیح مزاح میں خامیوں کا ذکر اس طرح کیا جاتا ہے کہ خامکار خود مسکرانے لگتا ہے۔ بقول ڈاکٹر محمد یونس بٹ ”تمام اصنافِ زمانہ زندگی کے آگے ہاتھ کھڑے کر دیتی ہیں مگر مزاح نہیں کرتا۔ قوم کا ہیومر قوم کا ہیرو ہوتا ہے“۔ اور مشتاق احمد یوسفی کہتے ہیں ”میرا عقیدہ ہے کہ جو قوم اپنے آپ پر جی کھول کر ہنس سکتی ہے وہ کبھی غلام نہیں ہو سکتی“ اور یہ بہت سوچی سمجھی رائے ہے کہ مزاح نگاری دراصل حالات حاضرہ پر رواں اور شگفتہ تبصرہ ہوتا ہے اور کسی معاشرے کے عکاس اس کے لطیفے ہوتے ہیں۔

زیرنظر تحریر میں مزاح نگاری سے متعلق اسی قسم کی باتوں کا ذکر ملے گا۔ اس میں اردو کے اہم مزاح نگاروں کا مختصر ذکر، مزاح نگاری کے عمومی موضوعات اور مزاح نگاری کے عام طریقوں کو زیادہ سے زیادہ مثالوں اور اقتباسات کے ذریعہ پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ لیکن واضح رہے کہ یہ کوئی تحقیقی نہیں معلوماتی تحریر ہے اور اسے اسی تناظر میں پڑھا جائے۔

مزاح کیا ہے؟

بقول سٹیفن لی کاک ”مزاح زندگی کی ناہمواریوں کے اس ہمدردانہ شعور کا نام ہے جس کا اظہار فنکارانہ طور پر کیا گیا ہو“۔ سنجیدہ بات کو غیر سنجیدہ طریقے سے کہنا مزاح نہیں بلکہ غیر سنجیدہ بات کو سنجیدہ طریقے سے کہنا مزاح ہے۔ بقول ڈاکٹر محمد یونس بٹ ”مزاح کی تعریف کئی نقادوں نے کرنے کی کوشش کی ہے مگر مکمل تعریف آج تک ہم نے نہیں پڑھی۔ سو ہم تو یہی سمجھتے ہیں کہ مزاح کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے“۔

مزاح کا معیار اور مقدار

ہنسنا، مسکرانا، قہقہے لگانا یا پتھر بنے رہنا تو سامنے والے کا ذاتی کردار ہے لیکن ہنسا ہنسا کر لوٹ پوٹ کرا دینا مزاح نگار کا نہیں جوکر یا بھانڈ وغیرہ کا کام ہے۔ جبکہ صحیح قسم کا مزاح لکھنا سنجیدہ لکھنے سے کہیں مشکل تر کام ہے۔ کوئی اسے پہاڑ کھود کر دودھ نکالنے کے ہنر کی طرح بتاتا ہے۔ مشتاق یوسفی اسے تنے ہوئے رسے پر کرتب دکھانے سے تعبیر کرتے ہیں اور عنایت اللہ کہتے ہیں کہ طنز و مزاح کے موتی نکالنے کیلئے معاشرہ کے کالے پانی میں غوطہ زن ہونا پڑتا ہے جو انسانی فطرت سے زیادہ پُرفریب اور پُرخطر ہے اور اس میں اتنا تعفن ہے کہ اہل علم و ادب ذرا دور ہی رہتے ہیں۔ گویا مزاح نگاری تلوار کی دھار پر چلنے کے مترادف ہے کیونکہ مزاح کی سرحدیں ابتذال اور فحاشی سے اس قدر ملتی ہیں کہ ذرا سی لغزش سے لکھنے والا پھکڑ پن کے تحت الثریٰ میں گر سکتا ہے۔ انور مسعود کہتے ہیں مزاح ایک تیز ڈھلوان ہے جس سے غیر شائستگی کی طرف بہت تیزی سے پھسلا جا سکتا ہے۔ اس لئے بڑے بڑے مزاح نگاروں میں بھی شاید ہی کوئی نام ایسا ہوگا جس پر اس قسم کا کوئی الزام نہ لگا ہو اور اس طرح محتاط نگاری میں جو مزاح سامنے آتا ہے وہ بقول طاہر تونسوی ”دو طرح کا ہوتا ہے ایک سے ہنسی آتی ہے اور دوسرے پر“...... اور ایم آر کیانی اپنے بارے میں کسی کا تبصرہ لکھتے ہیں ”پُرمذاق بننے کی کوشش کرتا ہے اور اکثر مضحکہ خیز بن جاتا ہے“۔ اس کشمکش میں مزاح کے معیار اور مقدار کے بارے عربی کا یہ مقولہ کتنا درست ہے ”کلام میں ظرافت کو وہی مرتبہ حاصل ہے جو کھانے میں نمک کو نصیب ہے“۔

مزاح نگاری مذاق نہیں

انور مسعود کا ایک نہایت ابتدائی شعر ہے ؎

جو ہنسنا ہنسانا ہوتا ہے
رونے کو چھپانا ہوتا ہے

مزاح بقول کسے رکے ہوئے آنسوؤں کا نام ہے۔ ہنسی کی آخری حد آنسو ہی ہوتے ہیں۔ مشتاق احمد یوسفی کہتے ہیں ”مزاح کو میں دفاعی میکنزم سمجھتا ہوں۔ یہ تلوار نہیں اس شخص کا زرہ بکتر ہے جو شدید زخمی ہونے کے بعد اسے پہن لیتا ہے“ اور بقول انور مسعود ”مزاح مکئی کی مانند ہے جب جلتی ہے تو مسکراتی ہے“ اور مشتاق یوسفی مزید لکھتے ہیں ”عمل مزاح اپنے لہو کی آگ میں تپ کر نکھرنے کا نام ہے۔ لکڑی جل کر کوئلہ بن جاتی ہے اور کوئلہ راکھ ...... لیکن اگر کوئلے کے اندر کی آگ باہر کی آگ سے تیز ہو تو پھر وہ راکھ نہیں بنتا ہیرا بن جاتا ہے“۔ اسد جعفری کہتے ہیں ؎

بلا کا حسن ظرافت تھا جن کی باتوں میں
وہی تھے لوگ حقیقت میں چوٹ کھائے ہوئے

گویا معیاری مزاح نگاری نہ صرف بہت مشکل کام ہے بلکہ مزاح نگار کا ذہین ہونا بھی اتنا ہی ضروری ہے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ چند بڑے بڑے لکھاریوں نے بہت کم مزاح لکھا ہے۔ گویا اس بھاری پتھر کو چوم کر چھوڑ دیا ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے مزاح نگاری کے کیا اصول ہیں؟ بقول ڈاکٹر محمد یونس بٹ ”مزاح نگاری کے تین اصول ہیں جنہیں یہ اصول نہ آتے ہوں اسے مزاح نگار کہتے ہیں“۔ خیر یہ تو جملہ مزاحیہ تھا ورنہ حقیقت یہ ہے کہ حسِ مزاح ذہانت کی پہچان ہے جس میں جتنی حسِ مزاح اور توازن ہوگا وہ اتنا ہی بڑا زیرک ہوگا۔ گوئٹے اور برگساں نے اسے دانائی کا پیمانہ قرار دیا ہے اور صوفی تبسّم لکھتے ہیں ”جب تک کسی شخص میں غیر معمولی ذہانت، عمیق مشاہدہ کی عادت اور شگفتہ طرزِ بیان کی قوت نہ ہو وہ کامیاب مزاح نگار نہیں ہو سکتا“ اور ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا کہتے ہیں ”جو شخص دلچسپ گفتگو کا ہنر جانتا ہے، ترشے تراشے جملے، ظرافت، طنز، واقعات، حکایات، دلکش نکات، ضرب الامثال، اشعار غرض دلچسپی پیدا کرنے والے تمام حربے اس کی نوکِ زبان پر ہوں وہ بہرطور ایک عمدہ مزاح نگار ثابت ہو سکتا ہے“ ان تمام چیزوں کو قواعد کی زبان میں مزاحیہ صورت واقعہ، مزاحیہ کردار، ہمزاد، رعایتِ لفظی، تحریف، قولِ محال، گلابی زبان، اسلوب، تشبیہات، حسن تعلیل، صفت تجنیس، بیک وقت مشابہت و تضاد اور بذلہ سنجی (WIT) وغیرہ کہتے ہیں جن کا فرداً فرداً ذکر آگے آئے گا۔

اُردو مزاحیہ شاعری

اردو مزاح کو نثری اور شعری دونوں حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ گو زیرنظر تحریر میں اس تقسیم کی تخصیص نہیں کی گئی بلکہ ملا جلا کر کام چلایا گیا ہے۔ بہرحال اردو مزاحیہ شاعری اپنے طور پر ایک الگ فن کی حیثیت سے جانی جاتی ہے اور اس کے باقاعدہ مشاعرے ہوتے ہیں۔ اس لئے اس کا الگ سے ذکر کرنا ضروری ہے۔ اردو مزاحیہ شاعری کے پرانے تمام ناموں پر فحاشی اور ابتذال کا الزام لگایا گیا ہے۔ نظیر اکبر آبادی اور اکبر الٰہ آبادی نے پہلی بار اردو مزاحیہ شاعری کو وقار اور اعتبار بخشا۔ نظیر کے ہاں بندش کی چستی ایسی ہے کہ کڑی سے کڑی ملتی چلی جاتی ہے اور بعض لوگوں کے نزدیک اکبر الٰہ آبادی جیسا طنزیہ و مزاحیہ شاعر اردو میں اب تک کوئی اور نہیں ہوا۔ دیگ سے دو دانے ملاحظہ ہوں: ؎

نامہ کوئی نہ یار کا پیغام بھیجئے
اس فصل میں جو بھیجئے بس آم بھیجئے
ایسے ضرور ہوں کہ انہیں رکھ کے کھا سکوں
پختہ اگر ہوں بیس تو دس خام بھیجئے

مرزا غالب کے ذکر کے بغیر بات نامکمل رہے گی۔ شوخی و ظرافت مرزا کی طبیعت کا خاصا تھا۔ بقول مولانا حالی ”اگر انہیں حیوانِ ناطق کی بجائے حیوانِ ظرافت کہا جائے تو بہتر ہوگا“۔ غالب کی ظرافت کی بنیاد نظر و خبر اور بصیرت و بصر پر ہے۔ اقبال نے بھی تھوڑی بہت مزاحیہ شاعری کی ہے جس میں اکبر الٰہ آبادی کا رنگ نظر آتا ہے۔ پھر اس سلسلہ میں نمایاں نام رئیس امروہی کا نظر آتا ہے جنہوں نے تقریباً تین دہائیوں تک روزانہ اخباری قطعات کے ذریعہ طنز و مزاح کے شگوفے کھلائے۔ سیّد ضمیر جعفری نے نثر کے ساتھ ساتھ شعر میں بھی قابل قدر مزاحیہ شاعری کی۔ ان کے موضوعات میں بہت تنوع ہے۔ ؎

پن کھلی، ٹائی کھلی، بکلس کھلے، کالر کھلا
کھلتے کھلتے ڈیڑھ گھنٹے میں کہیں مسٹر کھلا
آٹھ دس کی آنکھ پھوٹی آٹھ دس کا سر کھلا
لو خطیب شہر کی تقریر کا جوہر کھلا

دور حاضر میں انور مسعود اس سلسلہ میں ایک بہت بڑا نام ہے۔ انہوں نے اردو کے علاوہ فارسی اور پنجابی میں مزاحیہ شاعری کی ہے۔ قطعات اور تحریف ان کا خاص میدان ہے۔ دلاور فگار کے کلام سے محظوظ ہونے کیلئے ذہن پر زیادہ زور نہیں ڈالنا پڑتا۔

سرفراز شاہد کا بنیادی موضوع مشرقی اقدار کا انہدام اور انتشار ہے۔ امیر الاسلام ہاشمی رعایت لفظی اور انگریزی الفاظ سے بھرپور استفادہ کرتے ہیں۔ سیّد محمد جعفری ہنسی ہنسی میں حکمت کی بات کر جاتے ہیں۔ مرزا محمود سرحدی کا نام بھی بہت نمایاں ہے۔ ان کے درج ذیل اشعار کافی مشہور ہوئے۔

ہم نے اقبال کا کہا مانا
اور فاقوں کے ہاتھوں مرتے رہے
جھکنے والوں نے رفعتیں پائیں
ہم خودی کو بلند کرتے رہے

اردو نثر کے اہم مزاح نگار

اردو نثر کے مزاح نگاروں کی فہرست کافی طویل ہے۔ آسانی کیلئے اس فہرست کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے گو یہ تقسیم زیادہ حقیقی نہیں۔ بہرحال مزاح نگاروں کا ایک گروہ ایسا ہے جس نے براہ راست مزاح نہیں لکھا بلکہ اپنے اسلوب کی وجہ سے مزاح نگاروں میں شامل ہیں ورنہ ان کے اپنے مخصوص موضوعات ہیں مثلاً رشید احمد صدیقی علی گڑھ کی کہانیاں سناتے ہیں۔ جسٹس ایم آر کیانی عدالت یا سیاست کے قصے بیان کرتے ہیں۔ صدیق سالک اور کرنل محمد خان جیسے فوجی حضرات فوجی زندگی اور سیاسی طنزیات سے مزاح پیدا کرتے محسوس ہوتے ہیں۔ پھر ایک بہت بڑی تعداد سفرناموں اور اخباری کالموں کے ذریعہ مزاح نگاری کرتی نظر آتی ہے جن میں اہم نام ابن انشاء، ابراہیم جلیس اور عطاء الحق قاسمی ہیں۔ ان لوگوں کے علاوہ بھی مسعود مفتی قسم کے لوگوں نے اپنے طور پر مزاح نہیں لکھا لیکن ان کی کچھ تحریریں مزاح نگاری میں شمار ہوتی ہیں۔ خالص مزاح لکھنے والوں میں فرحت اللہ بیگ، شوکت تھانوی، رتن ناتھ سرشار، امتیاز علی تاج، پطرس بخاری، شفیق الرحمٰن، ہوش ترمذی، محمد خالد اختر، ڈاکٹر محمد یونس بٹ اور مشتاق احمد یوسفی بہت بڑے نام ہیں۔ خاص طور پر آخری دو نام تفصیلی تذکرے کے متقاضی ہیں۔ ڈاکٹر محمد یونس بٹ بلا مبالغہ سب سے زیادہ اردو مزاح لکھنے والے کے طور پر جانے جاتے ہیں۔ ان کی تحریریں اور موضوعات کا احاطہ کرنا آسان کام نہیں۔ الفاظ کی توڑ پھوڑ اور اردو انگریزی الفاظ کی مشابہت سے مزاح پیدا کرنا ان کا خاصہ ہے جس میں بعض اوقات قاری پھنس کر رہ جاتا ہے۔ بسیار نویسی کی بدولت ان کی تحریروں میں تکرار اور سرقہ کے نمونے بھی بآسانی تلاش کئے جاسکتے ہیں۔ ان کی تحریروں عریاں نویسی کے الزام سے بھی خالی نہیں۔ اردو مزاح نگاری میں سب سے بڑا نام بلا مقابلہ مشتاق احمد یوسفی کا لیا جاسکتا ہے۔ ان کی عظمت فن کیلئے سیّد ضمیر جعفری کا یہ تبصرہ ہی کافی ہے ''ان کی تحریر کے نمونے سے ادب کے طالب علموں کو یہ بات سمجھائی جاسکتی ہے کہ کوئی تحریر کون سا موڑ مڑنے پر ادبِ عالیہ میں داخل ہوجاتی ہے''۔ انہوں نے مزاح نگاری کے تقریباً تمام حربے کامیابی سے استعمال کئے ہیں۔ وہ بہت پھونک پھونک کر قلم رکھنے والے فنکار ہیں۔ بہرحال نقادوں نے ان کی مزاح نگاری پر بھی چند اعتراض کئے ہیں۔

عمومی موضوعات

دیگر اصناف ادب کی مانند تقریباً ہر موضوع پر مزاح نگاری یا کم از کم اس کی کوشش ضرور کی گئی ہے۔ اس میں نظم و نثر کی بھی کوئی خاص تخصیص نہیں۔ البتہ چند موضوعات مزاح نگاروں کے پسندیدہ میدان محسوس ہوتے ہیں۔ ان میں مشرقی و مغربی اقدار کا تصادم، نسوانیات اور اس کے متعلقات، سیاسیات بشمول جمہوریت وحکومت اور خوش خوراکی وغیرہ کافی نمایاں ہیں۔ ان میں مشرقی و مغربی اقدار کا موضوع چونکہ اردو کے ابتدائی ارتقائی دور سے تعلق رکھتا ہے اس لئے وقت کے ساتھ ساتھ معدوم ہوتا محسوس ہوتا ہے۔ اس موضوع پر مزاح نگاری کرنے والوں میں اہم نام رتن ناتھ سرشار، فرحت اللہ بیگ، شوکت تھانوی، نظیر اکبر آبادی، اکبر الہ آبادی اور اقبال کے لئے جاسکتے تھے بلکہ پطرس بخاری اور شفیق الرحمٰن قسم کے مغربی طرز مزاح کو اپنانے والے بھی دراصل اسی موضوع سے متاثر نظر آتے ہیں اور یہی موضوع برصغیر میں سیاسی حالات کی تبدیلی کے ساتھ ساتھ بدل کر سیاسیات بشمول جمہوریت اور حکومت ابھی تک جاری و ساری ہے جس کا تذکرہ آگے چل کر آئے گا۔

سیاسیات

صدیق سالک کو شاید ہی کوئی مزاح نگاروں میں شامل کرتا ہوگا۔ لیکن ان کی تحریروں میں جابجا ایسے ٹکڑے ملتے ہیں جنہیں نہ صرف کڑوا سچ کہا جاسکتا ہے بلکہ قاری زیرلب مسکرائے بغیر بھی نہیں رہ سکتا۔ چند نمونے پیش ہیں: ''نادر شاہ ابدالی کے متعلق مشہور ہے کہ وہ اپنے مشیروں کو بلا کر کہا کرتا تھا ہم نے ہندوستان پر حملہ کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے لہٰذا اس کیلئے ضروری وجوہات تیار کرو''۔ ایک اور اقتباس ملاحظہ ہو: ''سیاسی بصیرت میں اس رہنما کا جواب نہیں جس نے ملک کا نام تجویز کیا تھا۔ جس نے جان بوجھ کر اس کے اجزائے ترکیبی میں بنگال شامل نہ کیا...... سات کروڑ افراد سے آغاز کیا۔ جلد ہی 13 کروڑ ہوگئے۔ آبادی کے روزافزوں رجحان کو روکنے کے جب تمام طریقے ناکام ہوگئے تو تنگ آکر 1971ء میں اس کی آدھی آبادی یکمشت تفریق کرڈالی۔ برما کے قریب آدھا جغرافیہ، آدھی آبادی اور پوری قومی حمیت چھوڑ کر یہاں مقیم ہوگئے''۔ بریگڈیئر صدیق سالک ایک اور جگہ بڑی پتے کی بات لکھتے ہیں: ''جنرل گریسی کے بعد پاک فوج کے تینوں مقامی کمانڈر انچیف پیغمبری ناموں کے حامل تھے۔ ایوب، موسیٰ اور یحییٰ''۔ اسی کتاب میں ایک اور جگہ رقمطراز ہیں ''غلط سیاسی فیصلے ٹی بی کی طرح ہوتے ہیں جو شروع میں قابل علاج مگر ناقابل شناخت ہوتے ہیں۔ لیکن بعد میں ان کے اثرات واضح نظر آتے ہیں لیکن اس وقت وہ لاعلاج ہوچکے ہوتے ہیں''۔ مختار مسعود کا نام بھی کسی جہت سے مزاح نگاروں میں شامل نہیں لیکن اسی موضوع پر ان کا ایک جملہ قابل توجہ ہے۔ ''نظریہ ضرورت کی رعایت سے پاکستان واقعی ایک نظریاتی ریاست ہے'' اور یونس بٹ نے اس موضوع پر ترقی کا جو نقشہ کھینچا ہے وہ ملاحظہ کیجئے ''قیام پاکستان کے بعد ہم نے بڑی ترقی کرلی ہے۔ جس کے پاس ایک کوٹھی تھی اس نے دو بنالیں۔ پہلے ہمارے پاس ایک پاکستان تھا پھر ہم نے دو بنالیے''۔ قیام پاکستان کی نصف سینچری مکمل ہونے پر یونس بٹ ہی کا تبصرہ قابل توجہ ہے ''پاکستان پچاس برس کا ہوگیا ہے لیکن پچاس برس کا لگتا نہیں۔ حالت اور حلیہ سے سو برس کا لگتا ہے'' اور اس حالت اور حلیہ کے اسباب کو شاید ہی کسی تجزیہ نگار نے اتنی جامعیت سے دریا کو کوزے میں بند کیا ہوگا جیسے رئیس امروہوی نے اس قطعہ میں کیا ہے۔

چار طبقے ہیں جو مل سکتے ہیں پاکستان میں
آپ کو ہو خواہ ان طبقوں سے کتنا ہی گریز
حاکمانِ بے لیاقت، عالمانِ بے عمل
رہبرانِ بے تدبر، واعظانِ فتنہ خیز

حاکموں کے بارے میں ڈاکٹر اے ایچ خیال کا خیال ہے: ''حاکم وہ خادم ہوتے ہیں جو اپنا معاوضہ خود طے کرتے ہیں'' اور یونس بٹ کہتے ہیں ''ہماری ٹریجڈی یہ ہے کہ ہمارے جتنے اچھے رہنما ہیں سب مردہ ہیں اور جتنے برے حکمران ہیں سب سابقہ ہیں۔ موجودہ حکمران برا نہیں ہوتا اسے ایسا کہو تو برا ہوتا ہے''۔ مزید کہتے ہیں ''اب تو کوئی پوچھے کہ پاکستان کے کسی غیر متنازعہ بڑے آدمی کا نام بتائیں تو جواب ملے گا ''عالم چنا''۔ بڑے آدمیوں کی ایک اور خصوصیت بقول یونس بٹ ملاحظہ فرمائیے: ''بڑی عمارتیں کسی شہر کی شناخت ہوتی ہیں اور بڑے آدمی وہاں کے شہریوں کی۔ بڑی عمارتوں اور بڑے لوگوں میں یہ فرق ہے کہ بڑی عمارتیں دور سے چھوٹی اور قریب سے بڑی نظر آتی ہیں۔ جبکہ آج کے بڑے آدمی دور سے بڑے اور قریب آؤ تو چھوٹے ہونے لگتے ہیں'' اور ضیاء الحق قاسمی کا کہنا ہے۔

حج ادا کرنے گیا تھا قوم کا لیڈر کوئی
سنگباری کیلئے شیطان پر جانا پڑا
ایک کنکر پھینکنے پہ یہ صدا آئی اسے
تم تو اپنے آدمی تھے تم کو آخر کیا ہوا

ویسے تو لیڈرانِ کرام کی ایک خوبی بقول یونس بٹ یہ بھی ہے ''موصوف نے اپنے ملک کی بھلائی کیلئے جو کچھ کیا ان میں سے ایک انتقال فرمانا بھی تھا''۔ لیکن صدیق سالک اقتدار سے چمٹے رہنے کو لیڈر کی سب سے بڑی خوبی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں ''اقتدار کو کوئی شکم مادر کی طرح محفوظ سمجھ کر باقی ایام زندگی وہاں گزارنا چاہتا ہے۔ وہ بھول جاتا ہے کہ شکم مادر میں قیام کی بھی ایک حد ہوتی ہے۔ بچہ وقت پر باہر نہ نکلے تو ماں اور بچے دونوں کی جان خطرہ میں پڑ جاتی ہے''۔ لیکن سیاستدان بقول ڈاکٹر یونس بٹ وہ ہوتا ہے ''جو آپ سے سو روپے لے کر آپ کو پچاس روپے واپس کردے اور اعلان کردے کہ ہم دونوں ایک جیسے ہیں۔ دونوں کو پچاس پچاس کا نقصان ہوا ہے'' اور عوام الناس کی تعریف انہی صاحب کے نزدیک یہ ہے ''وہ عوام جن کا ناس ماردیا جائے عوام الناس کہلاتے ہیں''۔ مزید فرماتے ہیں ''سیاستدانوں کے بارے میں اتنے لطیفے مشہور ہیں کہ انہیں ..... ''ابولطیفہ'' کہنا چاہئے اور لکھتے ہیں ''ہمارا پسندیدہ ڈرامہ ٹی وی خبرنامہ ہوتا ہے کہ اس کی کاسٹ میں ملک کے تمام کامیاب اداکار شامل رہتے ہیں''۔ حقیقت یہ ہے کہ سیاست بذات خود کوئی بری چیز شے نہیں بلکہ معاشرتی زندگی کیلئے آکسیجن کا کام کرتی ہے اور اقبال تو دین کو سیاست سے جدا کرنے کے بھی مخالف ہیں اور ہمارے اکثر سیاستدان بھی عموماً یہی نعرہ لگاتے ہیں کہ وہ سیاست کو عبادت سمجھ کر کرتے ہیں۔ اب یہ اور بات ہے کہ خواہ ان کی عبادت بھی سیاست ہو۔ بقول یونس بٹ ''دوسرے ممالک میں امیدوار الیکشن میں حصہ لیتے ہیں ہمارے ہاں الیکشن لڑتے ہیں''۔ یہاں بقول یونس بٹ ''کشتی اور سیاست میں یہی فرق ہے کہ کشتی میں لڑنے والا اپنے کپڑے خود اتارتا ہے''۔

جمہوریت جو اس سارے قصے کی جان ہے اس کے عجیب و غریب چرچے ہیں۔ صدیق سالک لکھتے ہیں ''بعض لوگوں نے جمہوریت کے نام پر اقتدار حاصل کیا اور پھر آمر بن بیٹھے یا پھر آمرانہ طریقے سے اقتدار پر قبضہ کیا اور پھر جمہوریت کا نقاب اوڑھ لیا''۔ مزید فرماتے ہیں ''جمہوریت وہ خوبصورت پری ہے جو ہم سے روٹھ گئی۔ الیکشن کی اوٹ میں جاتے ہیں وہاں بھوت پریت ملتے ہیں۔ پارلیمنٹ ہاؤس جاتے ہیں وہاں کرسیوں سے گتھم گتھا افراد سے واسطہ پڑتا ہے۔ ایوان بالا میں جاتے ہیں وہاں ربڑ کی مہریں لئے حاکم وقت کے حکم کا انتظار کرتے اشخاص سے پالا پڑتا ہے'' اور انور مسعود کی نظر میں

ووٹوں سے کہ نوٹوں سے کہ لوٹوں سے بنے ہے
یہ راز ہیں ایسے جنہیں کھولا نہیں کرتے
جمہوریت اِک طرزِ حکومت ہے کہ جس میں
اندر کی جو باتیں ہیں ٹٹولا نہیں کرتے

انعامی سکالرشپس 2013ء

نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ پاکستان

(درخواست دہندہ سکالرشپ فارم پر اپنے کوائف مہیا کریں۔ غیر تصدیق شدہ اور نامکمل فارم قابلِ قبول نہ ہوں گے۔ واقفین نو اپنا حوالہ نمبر بھی درج کریں)

نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ نے امتحانات 2013ء میں زیادہ سے زیادہ نمبر حاصل کرنے والے احمدی طلباء و طالبات کیلئے مندرجہ ذیل انعامی سکالرشپس کا اعلان کیا ہے۔ ان سکالرشپس کے لئے پاکستان بھر کے احمدی طلباء و طالبات درخواست دے سکتے ہیں خواہ ان کی بورڈ / یونیورسٹی میں کوئی پوزیشن ہو یا نہ ہو۔ تمام انعامات بلحاظ پوزیشن دیئے جائیں گے اور تمام پوزیشنز نظارت تعلیم میں موصول ہونے والی درخواستوں کو مدنظر رکھتے ہوئے تیار کی جاتی ہیں۔ قواعد وضوابط اور درخواست دینے کا طریقہ کار آخر میں درج ہے۔

سکالرشپس کو تین مختلف CATEGORIES میں تقسیم کیا گیا ہے۔

1:۔ جنرل سکالرشپس 2:۔ میڈیکل سکالرشپس
3:۔ دیگر سکالرشپس

جنرل سکالرشپس

اس سے مراد وہ سکالرشپس ہیں جو صرف زیادہ سے زیادہ نمبر حاصل کرنے والے احمدی طلبہ کو دیئے جاتے ہیں ان کے لیے مزید کسی قسم کی کوئی شرط نہ ہے۔ ان سکالرشپس کے نام درج ذیل ہیں۔

☆ صدیق بانی میٹرک سکالرشپ
☆ صدیق بانی گولڈ میڈل و انعامی سکالرشپ
☆ خورشید عطاء سکالرشپ
☆ صادقہ فضل سکالرشپ

صدیق بانی میٹرک سکالرشپ

پاکستان میں کسی بھی بورڈ میں میٹرک کے دونوں گروپس جنرل گروپ اور سائنس گروپ میں جو طلبہ سب سے زیادہ نمبر حاصل کریں گے۔ ان کو مبلغ دس، دس ہزار روپے کے دو انعام دیئے جائیں گے۔ انعام کا فیصلہ موصولہ درخواستوں میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے پر میرٹ کی بنیاد پر کیا جائے گا۔ ایک انعام جنرل گروپ اور ایک انعام سائنس گروپ کے طلبہ کو دیا جائے گا۔

صدیق بانی گولڈ میڈل و انعامی سکالرشپ

کسی بھی بورڈ میں انٹرمیڈیٹ کے درج ذیل تینوں گروپس کے لیے حسب تفصیل انعامات دیئے جائیں گے۔

پری میڈیکل گروپ، پری انجینئرنگ گروپ اور جنرل گروپ (پری میڈیکل اور پری انجینئرنگ کے علاوہ باقی تمام Combinations) درج بالا تینوں گروپس میں جو طلبہ سب سے زیادہ نمبرز حاصل کریں گے ان کو پچیس پچیس ہزار مع گولڈ میڈل کے تین انعامات دیئے جائیں گے۔ انعام کا فیصلہ موصولہ درخواستوں میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے پر میرٹ کی بنیاد پر کیا جائے گا۔

خورشید عطاء سکالرشپ

کسی بھی بورڈ میں انٹرمیڈیٹ پری میڈیکل گروپ میں دوسری پوزیشن، انٹرمیڈیٹ پری انجینئرنگ گروپ میں دوسری پوزیشن اور انٹرمیڈیٹ جنرل گروپ میں دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء و طالبات کو پچیس پچیس ہزار روپے کے چار انعامات دیئے جائیں گے۔ انعام کا فیصلہ موصولہ درخواستوں میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے پر میرٹ کی بنیاد پر کیا جائے گا۔

صادقہ فضل سکالرشپ

کسی بھی بورڈ میں انٹرمیڈیٹ پری میڈیکل گروپ میں تیسری اور چوتھی پوزیشن، انٹرمیڈیٹ پری انجینئرنگ گروپ میں تیسری اور چوتھی پوزیشن اور انٹرمیڈیٹ جنرل گروپ میں چوتھی پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء و طالبات کو بیس بیس ہزار روپے کے پانچ انعامات دیئے جائیں گے۔ انعام کا فیصلہ موصولہ درخواستوں میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے پر میرٹ کی بنیاد پر کیا جائے گا۔

میڈیکل سکالرشپس

یہ سکالرشپس ایسے طلباء و طالبات کو دیئے جائیں گے جنہوں نے پاکستان میں کسی بھی منظور شدہ میڈیکل کالج / یونیورسٹی میں ایم بی بی ایس میں داخلہ حاصل کیا ہو۔ سکالرشپس کا فیصلہ انٹرمیڈیٹ پری میڈیکل میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے پر میرٹ کی بنیاد پر کیا جائے گا۔ موصولہ درخواستوں پر بلحاظ پوزیشن یہ سکالرشپس دیئے جاتے ہیں۔ ان سکالرشپس کے نام درج ذیل ہیں۔

☆ مرزا مظہر احمد سکالرشپ
☆ ڈاکٹر عبدالسمیع سکالرشپ
☆ سندس باجوہ سکالرشپ
☆ امۃ الکریم زیروی سکالرشپ
☆ ملک دوست محمد سکالرشپ
☆ حفیظن بیگم مرزا عبدالحکیم بیگ سکالرشپ
☆ رفیع اظہر سکالرشپ

دیگر سکالرشپس

اس سے مراد وہ سکالرشپس ہیں جن کا اپنا اپنا طریقہ کار ہے۔ ہر ایک سکالرشپ کا طریقہ کار اس کے نیچے درج ہے۔ ان سکالرشپس کے نام درج ذیل ہیں۔

خالدہ افضل سکالرشپ

پاکستان میں کسی بھی منظور شدہ یونیورسٹی سے دو سالہ گریجوایشن میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے والے دو طلباء و طالبات کو پینتیس پینتیس ہزار روپے کے دو انعامات دیئے جائیں گے۔ گریجوایشن (بی اے / بی ایس سی) میں کامیابی حاصل کرنے والے طلباء و طالبات اپنی درخواستیں جمع کروا سکتے ہیں فیصلہ موصولہ درخواستوں میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے پر میرٹ کی بنیاد پر کیا جائے گا۔ جو کہ پہلی اور دوسری پوزیشن ہولڈر کو دیا جائے گا۔

ملک مقصود احمد شہید (سرائے والا) سکالرشپ

ایسے طلباء و طالبات جنہوں نے کسی منظور شدہ یونیورسٹی سے ایم کام یا بی کام (Hons.) چار سالہ کورس پاس کیا ہو۔ ان کو بیس بیس ہزار روپے کے انعامات اور بی کام دو سالہ پروگرام پاس کیا ہو اس کو پندرہ ہزار روپے انعام دیا جائے گا۔ انعامات کا فیصلہ موصولہ درخواستوں میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے پر میرٹ کی بنیاد پر ہوگا۔ یہ انعامات موصولہ درخواستوں میں پہلی پوزیشن پر آنے والے طالبعلم / طالبہ کو دیئے جائیں گے۔

پروفیسر رشیدہ تسنیم خان سکالرشپ

پاکستان میں کسی بھی منظور شدہ ادارہ میں ایم اے اردو، ایم اے فارسی یا ایم اے عربی میں کسی ایک میں داخلہ حاصل کیا ہو۔ داخلہ حاصل کرنے والے ہر طالبعلم / طالبہ کو پچیس پچیس ہزار روپے کے انعام دیئے جائیں گے۔ سکالرشپ کا فیصلہ موصولہ درخواستوں میں گریجوایشن (کسی بھی پروگرام) میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے پر میرٹ کی بنیاد اور ایم اے اردو، ایم اے فارسی یا ایم اے عربی میں داخلہ حاصل کرنے کی شرط پر ہوگا۔ یہ سکالرشپس موصولہ درخواستوں میں پہلی پوزیشن پر آنے والے طالبعلم / طالبہ کو دیئے جائیں گے۔ جن میں سے ایک سکالرشپ ایم اے اردو، ایک سکالرشپ ایم اے فارسی اور ایک سکالرشپ ایم اے عربی میں داخلہ حاصل کرنے والے طالبعلم / طالبہ کو دیا جائے گا۔

عبدالوہاب خیر النساء سکالرشپ

(صرف واقفین نو طلباء و طالبات کیلئے۔ جبکہ واقفین نو دیگر سکالرشپس میں بھی درخواست دے سکتے ہیں)۔

یہ انعامات ایسے واقفین نو طلباء و طالبات جنہوں نے کسی بھی منظور شدہ یونیورسٹی سے بی ایس (چار سالہ) یا ایم ایس سی کسی بھی مضمون پاس کیا ہو۔ انعامات کا فیصلہ موصولہ درخواستوں میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے پر میرٹ کی بنیاد پر کیا جائے گا۔ موصولہ درخواستوں میں بی ایس (چار سالہ) میں پہلی پوزیشن حاصل کرنے والے طالبعلم / طالبہ کو بیس ہزار روپے اور ایم ایس سی میں پہلی پوزیشن حاصل کرنے والے طالبعلم / طالبہ کو پچیس ہزار روپے کا انعام دیا جائے گا۔

میاں عبدالحئی سکالرشپ

یہ سکالرشپ پاکستان میں کسی بھی یونیورسٹی میں بی ایس ماس کمیونیکیشن اور بی ایس کمپیوٹر سائنسز میں داخلہ حاصل کرنے والے طلباء و طالبات کو دیا جاتا ہے۔ ایک سکالرشپ بی ایس ماس کمیونیکیشن اور ایک سکالرشپ بی ایس کمپیوٹر سائنسز میں داخلہ حاصل کرنے والے طالبعلم / طالبہ کو دیا جاتا ہے۔ سکالرشپ کا فیصلہ انٹرمیڈیٹ (کسی بھی گروپ) میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے پر میرٹ کی بنیاد پر بی ایس ماس کمیونیکیشن یا بی ایس کمپیوٹر سائنسز میں داخلہ حاصل کرنے کی شرط پر کیا جائے گا۔ موصولہ درخواستوں پر پہلی پوزیشن حاصل کرنے والے طالبعلم / و طالبہ کو پچاس پچاس ہزار روپے کے دو سکالرشپ دیئے جائیں گے۔

مرزا غلام قادر شہید سکالرشپ

یہ سکالرشپ ایسے طالبعلم / طالبہ کو دیا جائے گا جس نے پاکستان میں کسی بھی منظور شدہ ادارہ میں بی ایس کمپیوٹر سائنس میں داخلہ حاصل کیا ہو۔ سکالرشپ کا فیصلہ انٹرمیڈیٹ (کسی بھی گروپ) میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے پر میرٹ کی بنیاد اور بی ایس کمپیوٹر سائنس میں داخلہ حاصل کرنے کی شرط پر ہوگا۔ یہ سکالرشپ موصولہ درخواستوں میں دوسری پوزیشن پر آنے والے طالبعلم / طالبہ کو دیا جائے گا۔ اس سکالرشپ کی رقم پچیس ہزار روپے ہوگی۔

نواب عباس احمد خان سکالرشپ

خلیل احمد سولنگی شہید سکالرشپ

یہ سکالرشپ ایسے طلباء و طالبات کو دیا جائے گا جنہوں نے پاکستان میں کسی بھی منظور شدہ انجینئرنگ یونیورسٹی میں بیچلرز آف انجینئرنگ کی کسی بھی فیلڈ (مثلاً مکینیکل انجینئرنگ، کیمیکل انجینئرنگ وغیرہ) میں داخلہ حاصل کیا ہو۔ سکالرشپ کا فیصلہ انٹرمیڈیٹ (کسی بھی گروپ) میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے پر میرٹ کی بنیاد اور انجینئرنگ میں داخلہ حاصل کرنے پر دیا جائے گا۔ یہ سکالرشپ موصولہ درخواستوں میں پہلی اور دوسری پوزیشن پر آنے والے طالبعلم / طالبہ کو دیا جائے گا۔ دونوں سکالرشپس کی رقم پچاس پچاس ہزار روپے ہوگی۔

عزیز احمد میموریل سکالرشپ

یہ سکالرشپ ایسے طالبعلم / طالبہ کو دیا جائے گا جس نے پاکستان میں کسی بھی منظور شدہ ادارہ میں بیچلرز الیکٹریکل انجینئرنگ میں داخلہ حاصل کیا ہو۔ سکالرشپ کا فیصلہ انٹرمیڈیٹ (کسی بھی گروپ) میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے پر میرٹ کی بنیاد اور الیکٹریکل انجینئرنگ میں داخلہ حاصل کرنے کی شرط

باقی صفحہ 8 پر

راہ مولیٰ میں قربان ہونے والے

مکرم رضی الدین صاحب

کراچی کے مزید کوائف

۞ مورخہ 8 فروری 2014ء کو مکرم رضی الدین صاحب ابن مکرم محمد حسین مختار صاحب اورنگی ٹاؤن کراچی دو نامعلوم موٹر سائیکل سواروں کی فائرنگ سے راہ مولیٰ میں قربان ہوگئے۔ مورخہ 10 فروری کو بعد نماز ظہر بیت مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی ربوہ نے مرحوم کی نماز جنازہ پڑھائی اور قبرستان عام میں اماناً تدفین کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے ہی دعا کروائی۔

مرحوم کے آباؤ اجداد کا تعلق مینڈر ضلع پونچھ کشمیر سے تھا۔ مینڈر کے دو بزرگان نے قادیان جا کر حضرت مسیح موعود کی بیعت کی تھی اور واپس آکر دعوت الی اللہ شروع کر دی جس کے نتیجہ میں مرحوم کے پڑدادا مکرم فتح محمد صاحب نے بیعت کر کے احمدیت میں شمولیت کی توفیق پائی تھی۔ مرحوم کے دادا کا نام مکرم مختار احمد صاحب جبکہ والد مکرم محمد حسین مختار صاحب ہیں۔ قیام پاکستان کے بعد یہ خاندان گوئی ضلع کوٹلی آزاد کشمیر میں آباد ہوا۔ بعد میں 1992ء میں کراچی رہائش اختیار کی۔

مرحوم 5 جنوری 1988ء کو پیدا ہوئے۔ F.A تک تعلیم حاصل کی۔ جراب بنانے والی فیکٹری میں عرصہ 6 سال سے ملازم تھے اور شہادت کے وقت عمر 26 سال تھی۔ مرحوم ہمدرد اور مخلص انسان تھے۔ ایک سے خوش دلی اور اخلاق سے پیش آتے تھے۔ خلافت سے عشق تھا۔ عہدیداران اور نظام جماعت کا بہت احترام کرتے تھے۔ کبھی کسی سے جھگڑا کی نوبت نہیں آئی۔ غیر از جماعت دوست بھی اظہار کرتے رہے کہ کبھی کسی کو تکلیف نہیں پہنچائی اور نہ ہی کبھی کسی کو شکایت کا موقع دیا۔ شہادت کی تمنا کیا کرتے تھے۔

مرحوم بفضل اللہ تعالیٰ نظام وصیت کی بابرکت تحریک میں شامل تھے۔ مرحوم کو مختلف جماعتی عہدوں پر خدمت کی توفیق ملی۔ بیت الذکر میں اکثر ڈیوٹی دیا کرتے تھے۔

مرحوم والدین عمر رسیدہ ہیں۔ والد صاحب کی عمر 80 سال کے قریب ہے۔ عرصہ چار سال سے معذور اور مفلوج ہیں۔ چلنے پھرنے کے قابل نہیں ہیں۔ مرحوم والدین، اپنی فیملی اور بھائی کی فیملی کیلئے اکیلے کفیل تھے۔ مرحوم نے پسماندگان میں عمر رسیدہ والدین کے علاوہ اہلیہ محترمہ نصرت جبین صاحبہ اور ایک بچی عطیۃ النور بعمر 7 ماہ اور ایک بھائی مکرم محمد احمد صاحب اور تین بہنیں محترمہ حسینہ مختار صاحبہ مقیم U.K محترمہ امۃ القدوس صاحبہ مقیم کراچی اور محترمہ حبۃ المالک صاحبہ مقیم کراچی شامل ہیں۔ تینوں بہنیں اور بھائی شادی شدہ ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم سے مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور احمدیوں کو ہر شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

(بقیہ از صفحہ 1)

کے نام سے ایک ضخیم کتاب مرتب کی جو دسمبر 2004ء میں طبع ہوئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کتاب کے بارے میں محترم صاحبزادہ صاحب مرحوم کے نام ایک مکتوب میں فرمایا: ''آپ کی کتاب تعلیم فہم قرآن'' ملی۔ جس میں حضرت اقدس مسیح موعود کے علم قرآن کو اس طرح مختلف مضامین کے تحت یکجا کیا گیا ہے کہ پہلے اس طرح کی کوشش نہیں ہوئی۔ اس کے اور بھی رستے آئندہ زمانوں میں کھلتے رہیں گے۔ لیکن آپ کو اللہ نے اپنے فضل سے اس خدمت میں اولیت عطا فرما کر بڑے اعزاز سے نوازا ہے'' (تعلیم فہم قرآن صفحہ V)

اسی طرح حضرت مسیح موعود کے عربی، فارسی اور اردو ادب پر مشتمل دوسری کتاب ''ادب المسیح'' کے نام سے ترتیب دی۔ علمی و ادبی ذوق رکھنے والوں کے لئے یہ دونوں کتابیں قیمتی اثاثہ ہیں۔

آپ نے لواحقین میں اہلیہ محترمہ طاہرہ بیگم صاحبہ بنت حضرت سید زین العابدین شاہ صاحب ایک بیٹا محترم صاحبزادہ مرزا سلمان احمد صاحب امریکہ اور تین بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ ادارہ الفضل حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور آپ کے افراد خاندان سے دلی تعزیت اور دکھ و افسوس کا اظہار کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ صاحبزادہ صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تعطیل

۞ مورخہ 20 فروری 2014ء کو روزنامہ الفضل شائع نہ ہوگا۔ احباب کرام و ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

(بقیہ از صفحہ 7۔ سکالرشپس نظارت تعلیم)

پر ہوگا۔ یہ سکالرشپ موصولہ درخواستوں میں پہلی پوزیشن پر آنے والے طالبعلم/طالبہ کو دیا جائے گا۔ اس سکالرشپ کی رقم ایک لاکھ روپے ہوگی۔

قواعد وضوابط

1: یہ اعلان امتحانات 2013ء میں ہونے والے سالانہ امتحان کے لئے ہے اس سے پہلے کا کوئی کیس اس سکیم میں شامل نہ ہوگا۔ 2012ء تک پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء وطالبات کو یہ انعامات دیئے جاچکے ہیں۔

2: اس سکیم کا اطلاق صرف اور صرف پہلے سالانہ امتحان (FIRST ANNUAL EXAMINATION) پر ہوگا۔

3: مرحلہ وار (BY PARTS) یا نمبر بہتر کرنے (DIVISION IMPROVE) کرنے والے طلباء وطالبات اس مقابلہ میں شامل ہونے کے اہل نہ ہوں گے۔

4: بعض مخصوص سکالرشپس کے علاوہ طلباء و طالبات کے لئے الگ الگ معیار نہیں ہیں بلکہ موصولہ درخواستوں میں اپنے شعبہ میں جو بھی سب سے زیادہ نمبر حاصل کرے گا وہ انعام کا حقدار قرار پائے گا۔

درخواست دینے کا طریقہ کار

درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 28 فروری 2014ء ہے۔ درخواست فارم پر اپنے کوائف مہیا کریں۔ درخواست فارم کے بغیر درخواست قابل قبول نہ ہوگی۔

سادہ کاغذ پر درخواست بنام ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو بھجوائیں۔

درخواست کے ساتھ متعلقہ ڈگری کے رزلٹ کارڈ / TRANSCRIPT کی نقل لف کرنا لازمی ہوگا۔

درخواست فارم پر مکرم امیر صاحب ضلع / مکرم صدر صاحب حلقہ کی تصدیق لازمی ہوگی۔ تصدیق کے بغیر کوئی درخواست زیر غور نہ لائی جائے گی۔

انعام کے حقدار طلباء کو ان کی درخواست پر درج پتہ یا فون نمبر پر اطلاع دی جائے گی۔ لہٰذا مکمل پتہ اور فون نمبر اور ای میل ایڈریس لازمی تحریر کریں۔ عدم دستیابی مکمل پتہ و فون نمبر کی وجہ سے اطلاع نہ ہونے کی وجہ سے دفتر پر کوئی حرف نہ ہوگا نیز اسناد کی تمام نقول A4 پیپر پر اور واضح ہوں۔ مزید معلومات اور فارم نظارت تعلیم کی ویب سائٹ www.nazarattaleem.org سے یا ای میل کے ذریعے بھی حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

ای میل: info@nazarattaleem.org

فون: 047-6212473 فیکس: 047-6212398

(نظارت تعلیم)

ربوہ میں طلوع وغروب 19 فروری	
طلوع فجر	5:25
طلوع آفتاب	6:45
زوال آفتاب	12:22
غروب آفتاب	6:00

شربت صدر
نزلہ زکام اور کھانسی کیلئے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

مکان برائے فروخت
مکان نمبر 22/16 دارالنصر وسطی ربوہ
رقبہ ساڑھے سات (7.5) مرلے
کمرے 3 عدد، کچن 2 عدد، سٹور 2 عدد، باتھ روم 2 عدد، صحن
Mob:0332-7051917

پیشکش چوکیداری بلا تنخواہ
فیملی (چار بچگان) کسی خالی یا آباد کوٹھی ربوہ کے سرونٹ کوارٹر میں رہائش کے عوض نگہداشت کرسکتی ہے
رابطہ کیلئے محمد یوسف فون: 0300-7245819

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
میاں حنیف احمد کامران
ربوہ 0092 47 6212515
15 لندن روڈ، مورڈن SM4 5HT
0044 203 609 4712
0044 740 592 9636

چلتے پھرتے بروکروں سے سیمپل اور ریٹ لیں۔ وہی ورائٹی ہم سے 50 پیسے یا 1 روپیہ کم ریٹ میں لیں
گنیا (معیاری پیمائش) کی گارنٹی کے ساتھ
ہماری خواہش ہے کہ آپ کی لاعلمی کی وجہ سے کوئی ناجائز فائدہ نہ اٹھاسکے۔
اظہر ماربل فیکٹری
15/5 باب الابواب درہ سٹاپ ربوہ
موبائل: 03336174313

AIZAZ ACADEMY
ایک چھت کے نیچے تمام مضامین
80% حاضری کے ساتھ 100% رزلٹ
TUTION CENTRE
•FS.c For Boys and Girls •B.A Engilsh comp. For Girls
•4th to 10th Boys and Girls
کوالیفائیڈ میل اور فی میل ٹیچرز
6/8 دارالرحمت غربی نزد مریم صدیقہ سکول (منڈی) 0332-7073005-047-6211799